بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ لازم ہونے کے بعد سارا مال وقف کر دیا تو زکوٰۃ کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص پر زکوٰۃ فرض ہوئی، لیکن اُس نے سارا مال وقف کر دیا، تو اس واقف پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہوگا؟

جواب

اگر کسی شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو اور اس کے بعد وہ اپنا تمام مال وقف کر دے، تو اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ کی جو مقدار اس کے ذمے واجب ہو چکی تھی، وہ وقف کرنے سے ساقط نہیں ہوگی، بلکہ اس کے ذمے واجب الادا رہے گی، کیونکہ اپنے اختیاری فعل (جیسے وقف کرنا، صدقہ کرنا، ہبہ کرنا وغیرہ) سے مال کو اپنی ملکیت سے نکال دینا "استہلاک" کہلاتا ہے اور استہلاک کی صورت میں زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

اپنے اختیاری فعل (جیسے وقف کرنا، صدقہ کرنا وغیرہ) سے مال کو اپنی ملکیت سے نکال دینا "استہلاک" کہلاتا ہے اور استہلاک کی صورت میں زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی، چنانچہ علامہ زَبِیدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 800ھ/1397ء) لکھتے ہیں: "اما اذا الحقه الدين بعد وجوب الزكاة لم تسقط الزكاة لانها قد ثبتت في ذمته واستقرت فلا يسقطها ما الحقه من الدين بعد ثبوتها... قيد بالهلاك لأن الاستهلاك لا يسقطها لأن الزكاة تجب عليه بعد الحول وهو يمسكها على طريق الأمانة فإذا استهلكها ضمنها كالوديعة" ترجمہ: بہر حال جب زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد اُس شخص پر قرض عائد ہو، تو زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ اس کے ذمے ثابت اور مستقر ہو چکی ہے، لہٰذا اس کے بعد عائد ہونے والا قرض زکوٰۃ کو ساقط نہیں کر سکتا۔۔۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے "ہلاکت" کی قید لگائی ہے، کیونکہ مال کو خود خرچ کر دینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی، اس لیے کہ سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اور وہ اس مال کو بطورِ امانت اپنے پاس رکھتا ہے، لہٰذا اگر اسے خرچ کر کے تلف کر دے، تو اس کا ضامن ہوگا، جیسے ودیعت کا حکم ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد 1، صفحہ 114-121، مطبوعہ المطبعۃ الخیریۃ)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: "(بخلاف المستهلك) بعد الحول لوجود التعدی" ترجمہ: سال پورا ہونے کے بعد مال کو اپنے اختیاری فعل سے استہلاک کرنے کا حکم ہلاکت سے مختلف ہے، کیونکہ اس میں تعدی (زیادتی) پائی جاتی ہے۔

مذکورہ عبارت کے تحت فتاوی شامی میں ہے: ”او اخرجه عن ملکه“ترجمہ: (اور اسی استہلاک کے قبیل سے یہ بھی ہے کہ) وہ مال کو اپنی ملکیت سے خارج کردے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ284، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مقروض کے وقف کرنے کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحمۃُ اللہ تَعالٰی عَلَیہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”(بخلاف صحیح) ای وقف مدیون صحیح فانه یصح ولو قصدبه المماطلة لانه صادف ملکه“ترجمہ: بخلاف حالتِ صحت کے، یعنی اگر مقروض شخص حالتِ صحت میں وقف کرے، تو وہ وقف صحیح ہے اگرچہ اُس نے اس سے ٹال مٹول کا ارادہ کیا ہو، کیونکہ اس کا یہ تصرف اس کی ملکیت پر واقع ہوا ہے۔ (حاشیۃ ابن عابدین، جلد4، صفحہ397، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

جس شخص پر زکوۃ لازم ہو، پھر اس نے اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کردیا، تو اس کے متعلق الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے: ”لو تصدق ببعض النصاب لم تسقط زکاة ما تصدق به عند ابي یوسف وهو المختار عند صاحب الهدایة فتجب زکاته وزکاة الباقي لان البعض المؤدی لم یتعین لاداء الواجب“ترجمہ: اگر کسی شخص نے نصاب کے کچھ حصے کو صدقہ کردیا، تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس صدقہ کیے گئے حصے کی زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی۔ اور صاحبِ ہدایہ کے نزدیک بھی یہی قول مختار ہے، لہٰذا اس حصے اور باقی ماندہ مال دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی، کیونکہ صدقہ کیا ہوا حصہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے متعین نہیں کیا گیا تھا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ للزحیلی، جلد3، صفحہ1811، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-065

تاریخ اجراء: 05ربیع الآخر1447ھ/18ستمبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
darulifta ahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net